از عدالتِ عظمی

شری ہرچران سنگھ جوش

بنام

شری ہری کشن

تاریخ فیصلہ: 23اپریل1996

[کے راماسوامی، بی ایل ہنسریا اور ایس بی مجمودر، جسٹس صاحبان]۔

عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951:

دفعہ 123-انتخابی پٹیشن-دستاویزات کی کاپیاں فراہم نہ کرنا-حلف نامے کی صحیح کاپی فراہم نہ کرنے کے حوالے سے دوسرے فریق کی طرف سے اٹھائے گئے عذرات-قرار پایا کہ، یہ ایک زبردست اعتراض ہے جو قبولیت کے لائق ہے۔

ڈاکٹر محترمہ شپرا وغیرہ بنام شانتی لال کھوئیوال وغیرہ، جے ٹی (1996) 4ایس سی 67، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 7936، سال 1995۔

ای پی نمبر 6، سال 1994 میں دہلی عدالت عالیہ کے 26.5.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ کے لیے آر سی پاٹھک، رویندر رگئی، آر کے گپتا، محترمہ پریر ناٹنڈن اور محترمہ نریش بکشی۔

مدعاعلیہ کی طرف سے آر پی بنسل، پر مود دیال، اجے کے جین اور ششی بھوشن۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ اپیل دہلی عدالت عالیہ کے الیکشن پٹیشن نمبر 94/6 میں 26.5.1995 پر دیے گئے حکم کے خلاف اٹھتی ہے۔ اپیل کنندہ قومی دارالحکومت علاقہ دہلی اسمبلی کے لیے نمبر 64، صدر بازار کے نام سے جانے جانے والے اسمبلی حلقے میں سے ایک کے سلسلے میں ایک ناکام امیدوار ہے۔ انتخابات 6 نومبر 1993 کو ہوئے تھے۔ مدعاعلیہ نے 27126 ووٹ حاصل کیے جبکہ اپیل کنندہ نے 25786 ووٹ حاصل کیے۔ مؤخر الذکر نے عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 123 کے تحت بدعنوان طریقوں سمیت متنوع بنیادوں پر انتخابی درخواست دائر کی۔ عدالت عالیہ نے اس معاملے میں بنائے گئے چار مسائل پر اپنے نتائج پر ایکٹ کی دفعہ 86 کے تحت ان کی انتخابی درخواست کو مسترد کر دیا۔ جاری کردہ نمبر 1 سے 3 پر اپیل کنندہ کے حق میں نتائج کو برقرار رکھتے ہوئے، اس نے مؤقف اختیار کیا کہ انتخابی پٹیشن کی حقیقی کاپیوں کی مطلوبہ تعداد ایکٹ کی دفعہ 81(3) کی تعمیل میں مدعا علیہ کو فراہم نہیں کی گئی تھی۔ اس کی حمایت میں وجوہات کچھ سنگین غلطیاں ہیں جن میں انتخابی پٹیشن کے صفحہ نمبر 18 کا مکمل متن فراہم کرنے میں کمی بھی شامل ہے۔ مدعاعلیہ کی طرف سے ایک اور دلیل تھی کہ حلف نامہ بیان حلفی کی صحیح کاپی نہیں ہے جو الیکشن پٹیشن کے ساتھ عدالت میں دائر کیا گیا تھا۔ اگرچہ اسے عدالت عالیہ نے انتخابی درخواست کو مسترد کرنے کے خلاف ایک بنیاد کے طور پر مسترد کر دیا تھا، لیکن مدعاعلیہ نے مختلف عذرات دائر کیے ہیں۔

ہمارے لیے ان بنیادوں پر جانا ضروری نہیں ہے جن کی بنیاد پر عدالت عالیہ نے انتخابی درخواست کو خارج کر دیا تھا۔ یہ بیان کرنا کافی ہے کہ بیان حلفی کی حقیقی کاپی فراہم نہ کرنے کے حوالے سے مدعاعلیہ کی طرف سے اٹھائے

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گئے عذراتات ایک زبردست عذرات ہے جو ڈاکٹر محترمہ شپرا وغیرہ بنام شانتی لال کھوئیوال وغیرہ، جے ٹی (1996)4 ایس سی 67 میں اس عدالت کے حالیہ فیصلے کے پیش نظر قبولیت کے لائق ہے۔ اس میں مدعاعلیہ کو فراہم کردہ بیان حلفی کی کاپی کی تصدیق حلف کمشنر نے نہیں کی تھی۔ اس عدالت نے پورے مقدمے کے قانون پر غور کرنے کے بعد فیصلہ دیا کہ بیان حلفی میں مقررہ اتھارٹی کے سامنے تصدیق اور اس کی اصل کاپی کی فراہمی لازمی ہے تاکہ واپس آنے والا امیدوار اس سمجھ میں گمراہ نہ ہو کہ بدعنوان طریقوں کے الزام کی پختگی سے تصدیق کی گئی تھی اور مقررہ اتھارٹی کے سامنے اس کی تصدیق کی گئی تھی۔ اس مقصد کے لیے، دفعہ 83 کے ذریعے مقرر کردہ فارم 25 میں مقررہ اتھارٹی کے سامنے تصدیق کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طرح کے معاملے میں خاطر خواہ تعمیل کا تصور لاگو ہوتا ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ مدعاعلیہ کو فراہم کردہ بیان حلفی کی کاپی میں حلف کمشنر کی طرف سے تصدیق شامل نہیں ہے۔ ان حالات میں یہ عیب قابل علاج نہیں ہے۔ لہذا، اس بنیاد پر انتخابی درخواست کو مسترد کرنا قانون میں پائیدار ہے۔

اپیل کنندہ کے معروف وکیل نے سی اے نمبر 925، سال 1995 (بوٹا سنگھ بنام شیر سنگھ اور دیگر) میں اس عدالت کے ایک حکم پر انحصار کیا، جس کا فیصلہ 13 مارچ 1996 کو ہوا۔ یہ دیکھا جائے گا کہ اس عدالت کے دو ججوں کی بنچ نے تنازعہ پر کوئی حتمی رائے ظاہر نہیں کی ہے۔ دوسری طرف، اس عدالت نے معاملے کو قانون کے مطابق دوبارہ غور کے لیے عدالت عالیہ کو بھیج دیا۔ ان حالات میں، اس میں موجود تناسب اپیل کنندہ کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے۔

اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ لیکن، بغیر کسی لاگت کے حالات میں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:15
I attest to the accuracy and
integrity of this document